مطلب ہے، کیونکہ اس آیت سے تو یہی واضح ہورہا ہے کہ جب حدیث میں حکم ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے آنے والے کے جمعے کا ثواب ملتا ہے۔ (محمد خورشید شاہ، راولپنڈی)

جواب: سورۂ جمعہ کی آیتِ کریمہ میں منبری اذان کا بیان ہے۔ پہلی اذان کا نہیں وہ تو خلیفہ ثالث عثمانؓ کے دور میں شروع ہوئی اور یہ ضروری بھی نہیں۔ صرف جواز ہے قرآنی آیت میں وجوب کے وقت کا ذکر ہے۔ اُصولِ فقہ میں قاعدہ مشہور ہے: ما لا يتم الواجب إلا به فهو واجب جس کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے اپنا کاروبار چھوڑ دینا چاہئے تاکہ آدمی منبری اذان کے وقت مسجد میں پہنچ سکے اور حدیث میں جن گھڑیوں کا بیان ہے وہ صرف فضیلت کی گھڑیاں ہیں، وجوب کی نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآنی آیت میں پہلی اذان کی طرف اشارہ تک نہیں اور نہ آج تک کسی مفسر نے اس سے یہ بات سمجھی ہے جو آپ کے ذہن میں ہے۔ اصلاً اذان ایک ہی ہے جس طرح کہ خطیب صاحب نے فرمایا ہے۔ اضافی اذان کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ جواز ہے۔ مزید تفصیل کے لئے سابقہ فتاویٰ کی طرف رجوع کریں۔

سفر کی کم از کم مسافت؟

❀ **سوال:** تعلیم الاسلام از مولانا عبد السلام بستوی کے صفحہ ۴۱۸ پر رقم ہے کہ ''سفر کی ادنیٰ مسافت کم از کم ۴۸ میل ہے، اس سے کم درست نہیں کیونکہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مکہ والو! تم ۴۸ میل سے کم میں قصر مت کرنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، دارقطنی: جلد ۱/ص ۳۸۷ باب قدر المسافة التي تقصر في مثلها صلاة، فتح الباری ۲/۵۶۶ في شرح باب في كم يقصر الصلاة) اور جن روایات میں نو یا تین میل کا ذکر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ نو یا تین میل سفر تک گئے تھے کہ نماز کا وقت ہوگیا۔ اُنیس دن ٹھہرنے کی روایت (بحوالہ بخاری باب مقام النبي:۸/۸۷) صفحہ ۴۲۰ پر لکھتے ہیں کہ ''قصر ہی کرتا رہے جب تک کہ اکٹھے ہی اُنیس دن سے زیادہ کی نیت کرے۔ اس کی دلیل حضرت عباسؓ والی حدیث ہے جو ابھی گذری۔'' صحیح موقف کیا ہے؟

جواب: صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین کوس یا تین فرسخ (۹ کوس) نکلتے، یعنی سفر کرتے تو قصر پڑھتے۔ اس حدیث کو لمبے سفر پر محمول کرنا ظاہر کے خلاف ہے۔ پھر ابن